© rasailojaraid.com

اہلِ علم کی ذمہ داری

سراج الحق

آپ معاشرے کے وہ منتخب، سنجیدہ اور فہمیدہ لوگ ہیں، جو اپنے اپنے شعبۂ علم میں سند کا درجہ رکھتے ہیں۔ اس اعتبار سے دلی مبارک باد اور بھرپور تحسین کے مستحق ہیں کہ اسلام کے غلبے اور ملک وملّت کی فلاح کے لیے کوشاں ہیں۔ پھر یہ حقیقت بھی اپنے ذہن میں تازہ رکھتے ہیں کہ علّامہ محمد اقبال جیسے عاشقِ قرآن اور عاشقِ رسولؐ نے اس مملکت کا تصور پیش کیا۔ قائداعظمؒ ایک اسلامی، فلاحی اور جمہوری ریاست کا قیام عمل میں لائے، اور مولانا سیّدابوالاعلیٰ مودودی نے قیامِ پاکستان کے بعد اسے ایک واضح نظریاتی اور آئینی سمت دی۔

ہم آج جس ماحول میں سانس لے رہے ہیں، اس میں دنیا کی فکری سمت بڑی تیزی سے بدل رہی ہے۔ دنیا کا نقشہ بھی بدل رہا ہے، ٹکنالوجی کی تیز رفتار ترقی اور میڈیا کی یلغار نے معاشرے کی قدروں کو بدل کے رکھ دیا ہے۔ طریقۂ تعلیم اور معیارِ تعلیم کے زاویے بدل گئے ہیں۔ سرمایے کی گردش نے سوچ، فکر اور نظریات کو تبدیل کر دیا ہے۔ وسائل کی غیر منصفانہ تقسیم نے خاص طور پر ہمارے معاشرے کو تتر بتر کرنا شروع کر دیا ہے۔ اچھی حکمرانی ایک خواب لگتا ہے۔ معاشرتی نظم وضبط زوال پذیر ہے۔ دورِ حاضر کے ان چیلنجوں سے آج کا پاکستان اور اسلامی تحریک بھی اسی شدت سے دوچار ہیں۔ ان سے نکلنے کے لیے ایک نقشۂ کار کی ضرورت ہے۔

اس حوالے سے کرنے کا سب سے پہلا کام یہ ہے کہ اہلِ علم آپس میں ملیں اور ایک دوسرے کی صلاحیتوں کے بارے میں آگاہ ہوں۔ پھر درپیش مسائل ومشکلات سے نمٹنے کے لیے

○ ۲۸ اکتوبر ۲۰۱۷ء کو امیر جماعت اسلامی پاکستان کا اسلام آباد میں پی ایچ ڈیز کنونشن سے خطاب۔ ادارہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

باہم مشورہ کریں۔

علم، اللہ تعالیٰ کا ایک نہایت بیش قیمت تحفہ ہے۔ اس لیے جو صاحبِ علم ہیں، ان کی یہ ذمہ داری ہے کہ علم کی اس روشنی کو اللہ کی اطاعت اور بندوں کی فلاح کے لیے استعمال کریں۔

اسی طرح علم کا تعلق دعوت سے بھی ہے۔ دعوت نام ہے اسلام کی طرف بلانے اور دلائل کے ساتھ اسے اللہ کے بندوں کے سامنے پیش کرنے کا، اور زندگی کے مسائل کو اسلام کی روشنی میں حل کرنے کی کوشش کرنے کا۔ اسی طرح دعوت نام ہے شکوک وشبہات کو دُور کرنے کا۔ اسلام کا علم جتنا زیادہ پھیلے گا، شہادتِ حق کا کام اسی قدر آسان ہوگا اور عوام الناس اسی رفتار سے اسلام کے دامنِ رحمت میں پناہ لینے آئیں گے۔

سیاسی، معاشی، معاشرتی اور تہذیب وتمدن کی سطح پر کوئی پیش رفت، علمی جدوجہد کے بغیر نہیں کی جاسکتی، اور سیاسی کامیابی بھی دراصل علمی محاذ پر کامیابی کا نتیجہ ہوتی ہے۔ اسلام کا غلبہ علمی خدمت کے بغیر ممکن نہیں۔ اصحابِ علم و دانش کی قیادت، فکری رہنمائی اور علمی لحاظ سے برتری کامیابی کا پیش خیمہ بن سکتی ہے۔ اِسی فرض اور ذمہ داری کا شعور اُجاگر کرنا موجودہ زمانے کا سب سے اہم چیلنج ہے۔

مستقبل میں تحریک اسلامی کی کامیابی کے لیے ضروری ہے کہ تحریکِ اسلامی ایک علمی تحریک کے طور پر اپنی نظریاتی ساکھ کو ٹھوس بنیادوں پر مضبوط کرے، اپنے کارکنان اور اپنی قیادت کو علمی لحاظ سے مضبوط بنائے اور حق کی دعوت کو علم و دلیل کی قوت سے پیش کرے۔

پاکستان کی تعمیر وترقی اور تحریک اسلامی کی جدوجہد سے وابستگی رکھنے والے تحقیق کاروں کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ حق کی اشاعت کریں، باطل کے جھاڑ جھنکار کی صفائی کریں اور ایمان ویقین کی فضا کو چاروں طرف پھیلائیں۔ ان شاء اللہ، اس سے اسلام غالب ہوگا، معاشرے کی اصلاح ہوگی، سیاست، معیشت، معاشرت، ثقافت اور مملکت کے تمام شعبوں میں بہتری آئے گی۔

آج کی دُنیا پر نگاہ ڈالی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ بظاہر بے پناہ مادی ترقی اور روزمرہ سہولتوں کی دست یابی کے باوجود انسانیت سسک رہی ہے، پریشان ہے، خوف زدہ ہے اور مایوس بھی۔ ان تکلیف دہ مسائل کی بڑی وجہ یہی ہے کہ دنیا کا نظامِ کار اور تبدیلی کا عمل توحید کے بنیادی تصورات پر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مبنی نہیں ہے۔توحید سے انکار درحقیقت آخرت کی جواب دہی سے انکار ہے۔ یہ کمزوری یا بیماری ہی دراصل انسانی دُکھوں کا مرکز ہے۔ہمیں توحید،توحید کے پیغام اور توحید کے تقاضوں کو اپنے ایمان، اپنے علم اور اپنے طرزِ زندگی کا محور بنانا ہے۔

مولانا مودودی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریکِ اسلامی کی کامیابی کی شرائط میں ایک جگہ فرمایا ہے: ''دنیا میں جو نظامِ زندگی بھی قائم ہے اُن کو اعلیٰ درجے کے ذہین اور ہوشیار لوگ چلا رہے ہیں اور ان کی پشت پر مادی وسائل کے ساتھ عقلی اور فکری طاقتیں اور علمی وفنی قوتیں کام کر رہی ہیں۔ ان کے مقابلے میں ایک دوسرے نظام کو قائم کر دینا اور کامیابی کے ساتھ چلا لینا کوئی بچوں کا کھیل نہیں ہے۔سادہ لوح خواہ کتنے ہی نیک اور نیک نیت ہوں اس سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتے۔اس کے لیے گہری بصیرت اور تدبر کی ضرورت ہے۔اس کے لیے دانش مندی اور معاملہ فہمی درکار ہے''۔

اس پس منظر میں تحقیق،تحریر، مکالمے اور دانش کی دنیا سے تعلق رکھنے والے قابلِ قدر افراد سے تحریک اور اُمت کی بڑی توقعات وابستہ ہیں۔ انھیں رجحان ساز طبقے کی حیثیت سے رہنمائی کرنی ہے اور یہ کام کم ازکم حسب ذیل نکات کی صورت میں ضرور کیا جانا چاہیے:

- علم،تحقیق اور فکر کی دنیا میں اسلامی رجحانات کا فروغ اور غیر اسلامی فکری تصورات کا دلیل سے مقابلہ۔
- تحریک اسلامی کو اپنے اپنے دائرۂ کار میں علمی کام کے ذریعے قوت فراہم کرنا۔
- سیکولرزم ایک جارح نظریے کے طور پر ایمان، اخلاق،تہذیب بلکہ قومی سلامتی پر حملہ آور ہے۔اس یلغار کا احساس اور شافی جواب۔
- مختلف پالیسیوں پر اسلام کی منشا کے مطابق موقف پیش کرنا۔
- تعلیم، نصاب،تعلیمی انتظامیات اور تدریس کے ماحول میں اسلام کے عادلانہ،فکری اور رفاہی رجحانات کا فروغ۔
- ملک میں عمومی سطح پر تحقیق کے ذوق کی آبیاری اور اپنے تحقیقی یا دل چسپی کے میدانوں میں اسلامی فکر کی بنیاد پر تحقیق وتجزیے کی ترویج۔
- اسلام کا دفاع اور شکوک وشبہات کے خاتمے کے لیے جدوجہد۔

© rasailojaraid.com